روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ ۔ ۳ شہادت ۱۳۷۰ہش ۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سحری کے وقت نوافل کی عادت ڈالی جائے

" رمضان کے روزوں کے سلسلے میں .... بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر کھانے سے پہلے کچھ نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے ۔ قادیان میں یہی دستور تھا جو بہت ہی ضروری اور مفید تھا جسے اب بہت سے گھروں میں ترک کر دیا گیا ہے "

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے، تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلّب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے ۔ تو اُسے بیکار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اُسے ایندھن ہی بنا لیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادتِ الٰہی ہے، لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے، تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۱۱۸)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں میانہ روی اختیار کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

" ایک صحابی دن کو روزے رکھتے اور رات کو عبادت کرتے تھے وہ حضرت سلمان فارسیؓ کے دوست تھے۔ ایک دفعہ سلمانؓ ان کے گھر تشریف لے گئے تو ان کی بیوی کے کپڑے خراب تھے۔ انہوں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ بھاوجہ صاحبہ آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے کپڑوں کی حالت کیونکر اچھی ہو۔ تمہارے بھائی کو تو بیوی سے کچھ غرض ہی نہیں۔ وہ تو دن بھر روزے اور رات کو عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے کھانا منگوایا۔ اس دوست کو کہا کہ آؤ کھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں روزے دار ہوں تو حضرت سلمان فارسیؓ نے ناراضگی ظاہر کی تو مجبوراً صحابی نے آپ کے ساتھ کھانا کھا لیا۔ پھر حضرت سلمانؓ نے جب رات ہوئی تو چارپائی منگوا کر ان کو کہا کہ سو جاؤ۔ انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ میں رات کو عبادت کیا کرتا ہوں تو پھر حضرت سلمانؓ نے ان کو زبردستی سُلا دیا۔ صحابہؓ ایسے نہ تھے کہ .... جب کوئی امن و خوف کی بات ہوتی تو اسے پھیلا نہ دیتے تھے۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں جو بات سنی تو فوراً اس کو پھیلا دیتے ہیں۔

آخر ان کا معاملہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش ہوا تو آپؐ نے اس صحابی کو فرمایا کہ تمہارے متعلق ہمیں یہ بات پہنچی ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ بات تو جیسے حضور کو کسی نے پہنچائی ہے وہ صحیح ہے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ...... تیرے پر نفس کے بھی حقوق ہیں۔ تیری بیوی کے بھی حقوق ہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! (اس کی مراد اس سے یہ تھی کہ میں تو خوب مضبوط ہوں۔ آپ مجھے کچھ تو اجازت دیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایک مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو (چاند کی تیرہ ۔ چودہ ۔ پندرہ) اس نے پھر کہا یا رسول اللہ! (مطلب یہ تھا کہ میں بہت طاقتور ہوں آپ مجھے اور اجازت دیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اچھا دو دن افطار کر کے ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا! سب سے بڑھ کر تو صومِ داؤدی تھا۔ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کر لیا کرو۔ پھر کہا یا رسول اللہؐ! (مطلب یہ تھا مجھے قرآن کریم کے روزانہ ختم کرنے کی تو اجازت فرما دیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ میں ایک ختم کر لیا کرو۔ تو اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا قرآن کریم کا ختم تین دن میں کر لیا کرو اس سے جلدی کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

جب وہ بوڑھے ہو گئے تو پھر ان کو اس سے تکلیف ہوئی اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہوئے تھے اب لگے رونے اور پچھتانے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کو اس وقت کیوں نہ مانا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ نومبر ۱۹۱۳ء)

درخواستِ دعا

اسیرانِ راہِ مولیٰ ساہیوال، سکھر، چک سکندر اور فیصل آباد عرصہ دراز سے محض للہ قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا ہیں۔ نیز اُن کے جملہ لواحقین محض اس وجہ سے پریشانیوں اور مشکلات میں ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں اپنے ان اسیر بھائیوں کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اسیران کے جملہ عزیزان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ انہیں ان ابتلاء اور پریشانیوں سے جلد نجات دے۔ (ناظر امور عامہ)

تحریکِ وقفِ نَو

وقفِ نَو کی مبارک تحریک جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو پیش فرمائی تھی آج ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو اس کی مقررہ معیاد پوری ہو رہی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین بچّوں کو صحت و سلامتی اور درازی عمر عطا فرمائے اور انہیں بڑے ہو کر دین اور قوم کا خادم بنائے۔

موصیان کرام

○ وہ جائیداد جو آپ نے خود خریدی ہے۔ اسکا حصہ جائیداد آپ کو ہی ادا کرنا لازم ہے۔ خواہ وہ صبہ یا بے نامی کر دی ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپردازان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳- شہادت ۱۳۷۰ ہش ۳ - اپریل ۱۹۹۱ء

غلطیوں سے بچنے کا ذریعہ

انسان سے غلط کام کیوں سرزد ہوتا ہے ۔ یا تو اس لئے کہ اسے معلوم ہی نہیں ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ کرنے لگا ہے وہ غلط ہے ۔ یا اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس غلط کام کا اس کے حق میں کوئی بُرا نتیجہ نہیں نکلے گا ۔ یا اسلئے کہ وہ اسے اپنے مفاد میں سمجھتا ہے اور اپنے مفاد کو وہ سب سے زیادہ مقدّم رکھتا ہے ۔ یا اس لئے کہ وہ کسی کو نقصان پہنچا کر اپنی انا کو جھوٹی تسکین پہنچانا چاہتا ہے ۔

ان سب باتوں کے پیش نظر غلط کام سے رکنے کیلئے ضروری ہے کہ اچھائی اور بُرائی کا عِلم ہو تاکہ صحیح راستہ اختیار کرے اور غلط کام سے بچے ۔ اپنے مفاد کے حصول کی بجائے یہ احساس پیدا کرے کہ کام اچھا اور درست ہونا چاہیئے چاہے اپنے مفاد کو نقصان ہی پہنچے ۔ کسی سے اتنی ضِد نہ رکھے کہ اسے نقصان پہنچانے کی خواہش میں غلط کام کرنے لگے ۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ غلط کام کا نتیجہ کسی اور کیلئے تو بُرا ہوگا ہی وہ خود بھی اس بات سے بچ نہیں سکے گا کہ اسے نقصان پہنچے ۔ کچھ دیر ہی سے سہی ۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے کہ اَے خدا تُو ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور اس راستے پر چلا بھی اور منزلِ مقصود تک پہنچا بھی ۔ ان ساری باتوں کا جواب ہے ۔ علم بھی خدا سے مانگے ۔ اعمال کی درستی بھی خدا سے مانگے ۔ نتیجہ پر بھی یوں نظر رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی نتیجہ پیدا کرنا ہے ۔ اگر انسان یہ دعا مانگتا رہے تو غلط کام کا امکان ختم ہو جاتا ہے اور اگر غلط کام سرزد ہو بھی جائے تو اللہ تعالےٰ اس دعا کے نتیجہ میں بُرے نتائج سے محفوظ رکھ سکتا ہے ۔

حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

"بندے کا اپنے پیدا کرنے والے رب سے ایک ایسا رشتہ ہے جسے اکثر لوگ بھول جاتے ہیں ۔ جو یاد رکھتے ہیں وہ بھی کبھی تو یاد رکھتے ہیں اور کبھی بھول جاتے ہیں ۔ انسان کا اپنے ربّ کریم سے جو رشتہ ہے اگر انسان کو وہ ہر وقت یاد رہے تو ہر قسم کی بُرائیوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں ۔"

غلطی سے بچنے کا صرف اور صرف یہی ایک یقینی ذریعہ ہے ۔

مَیں دیکھتا ہوں سبھی کچھ ، سمجھ نہیں پاتا
جو بیت جائے زمانہ وہ پھر نہیں آتا
مَیں لمحہ لمحہ کو سینے سے بھینچتا ہوں مگر
یہ روز و شب کا تسلسل ہے ، رُک نہیں جاتا

ابوالاقبال

○

اور بھی کچھ لوگ ہیں میری طرح مرہونِ غم
غم کو اپنے اپنے کاندھوں پر لئے پھرتے ہیں ہم

تیز رَو ہو کر پہنچ سکتے ہیں منزل پر مگر
ہر قدم پر رُک کے رہ جاتا ہے یہ بوجھل قدم

مَیں نے سَو سالہ حیاتِ نَو سے پائی ہے خوشی
اس خوشی سے میری آنکھیں رات دن رہتی ہیں نم

خود کو گیر و دار سے رکھتا ہوں مَیں مصروفِ کار
تجھ کو شرماتی ہے تیری شدّت جور و ستم

زندگی کے فن سے ہو جاتے ہیں وہ سب آشنا
جو سمجھتے ہیں وجود اُن کا ہے بس مثلِ عدم

دُور سے آئی ہے لیکن ہے مری اپنی صدا
ان کے سینے میں ہیں شائد میرے دل کے زیر و بم

ان کا دامن لے کے ہاتھوں میں چلا ہے کارواں
ہر نظر میں ہے تجلّی ، روشنی ہے ہر قدم

آپ دیں مجھ کو سہارا تو ملے پائے ثبات
خامیٔ فطرت نے تو میری کمر کر دی ہے خم

مل کے دریا میں ہر اک قطرہ بنا دریا صفت
ایک دن ہو جاؤں گا مَیں بھی تری ہستی میں ضم

مجھ کو جو کہنا ہے آجاتا ہے منہ پر خود بخود
جو نہیں کہتا ، وہ ہو جاتا ہے مرفوع القلم

مَیں اگر مانگوں نسیم ان سے تو کیا مانگوں بتا !
ان کی خوشیاں میری خوشیاں ، میرے غم ہیں انکے غم

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب سے انٹرویو

مولانا محمد احمد صاحب جلیل ۲ جولائی ۱۹۱۰ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔

مولانا محمد احمد صاحب جلیل کا آبائی گاؤں ہلال پور ضلع سرگودہا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک اور نامور رفیق حضرت مولوی شیر علی صاحب کے گاؤں ادرحماں سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ۔ مولانا جلیل صاحب نے ابتدائی تعلیم ، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں حاصل کی ۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۔ جہاں ۹ سال کے عرصہ میں مولوی فاضل کرایا جاتا تھا۔ ۱۹۳۲ء میں مولوی فاضل کیا ۔ پھر (مربیان) کلاس میں جو جامعہ احمدیہ کے ساتھ منسلک تھی داخلہ لیا مگر کلاس مکمل نہ کی ۔ اس دوران ۱۹۳۳ء میں میٹرک انگلش کیا۔ ۱۹۳۵ء میں ایف۔ اے کیا ۔ اس کے بعد ایم اے۔ انگریزی کرنے کا ارادہ تھا کہ سیدنا حضرت فضل عمر نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ اس پر خیال آیا کہ امام جماعت کو واقفین زندگی خادمان دین کی ضرورت ہے ۔ لہذا مئی ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ حضرت فضل عمر کی خدمت میں حاضر ہو گئے ۔ اگلے دن ہی منظوری ہو گئی اور پہلی ڈیوٹی یہ لگی کہ واقفین زندگی کو پڑھایا جائے ۔ بیت المبارک قادیان میں کلاس شروع کی گئی ۔ ابتدائی شاگرد جو سپرد ہوئے ۵۹ تھے ۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب ، مکرم ملک عزیز احمد صاحب (دونوں واقفین انڈونیشیا مربی سلسلہ بن کر گئے اور وہیں فوت ہوئے) ان کے علاوہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مربی سپین ، مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹی یہ بعد میں ہانگ کانگ اور چین کے مربی ہوئے ، مکرم احمد ایاز خان جو ہنگری اور پولینڈ گئے۔ بعد میں مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ سابق مربی سوئٹزرلینڈ ، میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا ، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سابق مربی سوئٹزرلینڈ اور مکرم خلیل احمد ناصر صاحب جو مربی امریکہ ہوئے ، بھی آپ کے شاگردوں میں شامل ہوئے ۔ دوسری ڈیوٹی بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید میں طالب علموں کو دینیات پڑھانے کی لگی ۔

۴۰۔۱۹۳۹ء میں مولانا جلیل صاحب کے والد بزرگوار انتقال کر گئے۔ اس کے بعد پڑھانے کی ڈیوٹی ہٹا کر حکم ہوا کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے لئے مطالعہ کریں۔ حضرت فضل عمر نے ملاقات کے دوران ارشاد فرمایا کہ آپ کے والد محترم حضرت مولوی ہلالپوری صاحب جب آئے تو علم کے لحاظ سے عام مولویوں کی طرح تھے لیکن ذاتی مطالعہ سے بہت آگے نکل گئے۔ اصل چیز ذاتی مطالعہ ہے ۔ چنانچہ مطالعہ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔

تحریک جدید کے تحت جو واقفین آئے تھے وہ جمع ہو گئے لیکن جنگ عظیم دوئم شروع ہو جانے کی وجہ سے میدان عمل میں نہ جا سکتے تھے لہٰذا ان واقفین کی ایک کلاس بنا کر حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کو اس کا پرنسپل بنا دیا گیا جو جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے اور ریٹائر ہو چکے تھے ۔ مولانا جلیل صاحب بھی ان واقفین طلباء میں شامل ہو گئے جو اس کلاس میں پڑھتے تھے ۔ اساتذہ جو مقرر ہوئے ان میں حضرت مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ، مولانا ارجمند خان صاحب مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری شامل تھے ۔ اس کلاس میں پڑھنے والے شاگردوں میں شامل تھے حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب جو بعد میں ۴۲ سال کے لگ بھگ مفتی سلسلہ رہے محترم شیخ عبدالواحد صاحب جو چین اور ایران کے مربی بنے ۔ محترم مولوی صدرالدین صاحب جو ایران گئے ۔ اس کے علاوہ بھی بعض مولوی فاضل اور انگریزی گریجوایٹ مربیان تھے ۔

پڑھائی کا یہ سلسلہ چند سال چلتا رہا۔ جنگ ختم ہوئی تو اکثر مربیان کرام دعوت الی اللہ کے لئے بیرونی ممالک چلے گئے۔

۱۹۴۷ء میں قادیان واپس آ کر مولوی فاضل کی تیاری کرنے کیلئے واقفین صاحبزادگان کو پڑھانا شروع کیا ۔ لیکن تقسیم ملک کے ہنگاموں کی وجہ سے تدریسی کام بند ہو گیا۔

تقسیم ملک کے بعد ۲۶/۲۵ اگست کو جو پہلا کانوائے قادیان سے لاہور آیا اس میں مولانا جلیل صاحب بھی پاکستان آئے ۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ساتھ تھوڑا سا سامان لایا کیونکہ خیال یہ تھا کہ امن ہو جائے گا تو واپس آ جائیں گے ۔ تاہم آہستہ آہستہ سارے لوگ پاکستان آ گئے اور قیام لاہور میں رتن باغ کے قریباً جسونت بلڈنگ میں قیام ہوا ۔ یہاں اگر واقفین زندگی کو پڑھانے کی ڈیوٹی ملی ۔ ۱۹۴۸ء میں مولانا صاحب فرقان بٹالین میں گئے جو کشمیر کے محاذ پر برسر پیکار تھی ۔ ڈیڑھ مہینہ کے بعد مختصر سی چھٹی پر آئے تو حکم ملا کہ واپس نہیں جانا ۔ اس دوران جامعہ احمدیہ احمد نگر منتقل ہو چکا تھا وہاں پر جا کر صاحبزادگان واقفین کو مولوی فاضل کے لئے تیار کرنے کے لئے پڑھانے کی ڈیوٹی ہی سپرد ہوئی۔ رہائش دریائے چناب کے کنارے ایک ایک شکستہ بنگلے میں تھی ۔ اس بنگلہ میں اور بھی کئی کارکن رہتے تھے جن میں مختار احمد ہاشمی صاحب بھی شامل تھے تھوڑے عرصے کے بعد جامعۃ المبشرین ، واقفین کے لئے کھولا گیا ۔ اس کے سٹاف میں مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب ، مولانا غلام باری سیف صاحب ، ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مولانا جلیل صاحب بھی شامل تھے ۔ اس کے ابتدائی منتظم پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری تھے ۔ بعد میں اس ادارے کا پرنسپل بنانے کے لئے تین آدمیوں کے نام تجویز ہوئے کہ یہ تین تین ماہ تک بطور پرنسپل ڈیوٹی انجام دیں ۔ ان میں حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے علاوہ مولانا محمد احمد جلیل صاحب اور مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب شامل تھے۔ اس عارضی عرصہ کے گذرنے کے بعد ہم سب کی توقع کے مطابق حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مستقل پرنسپل بن گئے۔

مولانا جلیل صاحب ادب اور حدیث کے مضامین جامعہ میں پڑھاتے رہے ۔ اس کے بعد ان کو دار القضاء میں بطور فل ٹائم قاضی منتقل کر دیا گیا ۔ اور جب حکیم خورشید احمد صاحب جامعہ احمدیہ سے جامعہ نصرت میں منتقل ہو گئے تو مولانا جلیل صاحب کو قضاء سے واپس جامعہ میں بلا لیا گیا ۔ اسی دوران ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ قرآن انگریزی کا کام کرنے کا بھی موقعہ ملا ۔ بعد ازاں جلیل صاحب کو آرپیسکو کا چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر بنایا گیا ۔ یہ عہدہ کئی سال تک ان کے پاس رہا ۔ اور کچھ عرصہ پھر ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ قرآن انگریزی کے شعبہ میں کام کیا ۔ پھر واپس جامعہ احمدیہ میں آ گئے۔

امامت رابعہ کے آغاز میں ہی یعنی جون ۱۹۸۲ء میں حکم ہوا کہ ناظم دار القضاء کا کام سنبھالیں ۔ اور ۲۸ اپریل ۱۹۹۰ء سے حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی وفات کے بعد مفتی سلسلہ کی وقیع ذمہ داری آپ کے سپرد کر دی گئی جس پر آج کل خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۱۹۹۰ء میں مولانا جلیل صاحب کو جلسہ سالانہ برطانیہ اور یورپ کے بعض ممالک کے دورہ کا موقع ملا۔ سویڈن میں قیام کے دوران آپ نے ایک خواب دیکھا کہ وہ قادیان میں محلہ ناصر آباد اور ڈھاب کے درمیان جو پل ہے وہاں کے درمیانی میدان میں ایک بیت الذکر کی ٹونٹیوں پر وضو کر رہے ہیں۔ (فی الحقیقت اس جگہ کوئی بیت الذکر نہیں ہے) حضرت ملک صاحب جوانی کے عالم میں نہایت صحت کے ساتھ سادہ اور صاف لباس میں وہاں آتے ہیں ۔ ان کو دیکھ کر یہ آگے بڑھتے ہیں اور بغل گیر ہوتے ہیں اور یہ خیال کر کے کہ ملک صاحب فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں کہتے ہیں کہ ملک صاحب ہم لوگ آپ کے لئے بڑے روئے ۔ خواب میں سمجھتے ہیں کہ ملک صاحب پر دراصل قومہ (سکتہ) کی حالت طاری ہوئی تھی فوت نہیں ہوئے تھے ۔ مولانا جلیل صاحب نے یہ خواب لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کو سنائی۔ حضور نے تعبیر فرمائی کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو ملک صاحب کی طرح کام کرنے کا موقعہ ملے گا ۔

مولانا جلیل صاحب نے آخر میں کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مفتی سلسلہ کی اس نازک ذمہ داری سے عہدہ براء ہونے کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے۔:

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

اعمال اور افعال کے لحاظ سے مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں ۔ اور جہاں کوئی فرق ہے وہاں بدلہ ان کو زیادہ دے دیا ہے ۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی ہوتی تو جنت میں وہ اکیلی آپ کے انعام میں شریک ہوتی۔ مگر آپ کی گیارہ بیویاں تھیں ۔ اور تین بیٹیاں ۔ اس طرح ۱۴ عورتیں وہی انعامات حاصل کریں گی ۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوں گے۔ پس یہ خیال اپنے دلوں سے نکال ڈالو کہ عورت کوئی کام نہیں کر سکتی ۔ میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اے احمدی عورتو! تم اپنی ذہنیت کو بدل ڈالو ۔ آدمی کے معنے مرد کے ہیں۔ تم بھی ویسی ہی آدمی ہو جیسے مرد۔ خدا نے جو عقیدے مردوں کے لئے مقرر کئے ہیں ۔ وہی عورتوں کے لئے ہیں ۔ اور جو انعام اور افضال مردوں کے لئے مقرر ہیں ۔ وہی عورتوں کے لئے ہیں ۔ پھر جب خدا نے فرق نہیں کیا ۔ تو تم نے کیوں کیا ۔ جب تک تم یہ خیال اپنے دل سے نہ نکال دو گی ۔ کوئی کام نہیں کر سکو گی ۔ جب کوئی شخص یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں مر گیا ہوں تو وہ مر جاتا ہے اور جب کوئی شخص یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں کام کر سکتا ہوں تو وہ کر لیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیمار اور معذور کا روزہ

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔

تشریح:۔ اسلام کی تعلیم میں سہولت اور آسانی کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔ اس لئے روزہ کے احکام میں بھی معذور طبقہ (مسافر اور بیمار وغیرہ) کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ رمضان کے بعد جب روزہ رکھنے کے قابل ہو سکیں روزے رکھ لیں۔ لیکن رمضان میں روزہ نہ رکھ سکنے کی تلافی فدیہ سے کریں۔ جو ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فدیہ کی حکمت بیان فرماتے ہوئے روزہ نہ رکھ سکنے والے بیمار کے لئے بہت پیاری دعا سکھائی ہے۔ جو اسکے لئے تلافی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں" ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ سے ہی طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دیگا

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۸۸)

بیمار یا معذور کے فدیہ دینے کے بعد جب روزہ رکھ سکنے کی روک دور ہو جائے۔ تو وہ روزے رکھے۔ کیونکہ فدیہ سے روزہ ساقط نہیں ہوتا۔ اگر دو تین سال بعد بھی صحت اجازت دے تو حسب استطاعت روزہ رکھنا ہوگا۔

(بحوالہ الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء)

فدیہ کی مقدار ارشاد قرآنی میں اپنے اوسط معیار کے مطابق کھانا کھلانا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے اس کا اندازہ گندم کے لحاظ سے نصف صاع یعنی تقریباً پونے دو سیر بیان کیا ہے۔ یہ ایک فوت شدہ روزے کا فدیہ ہوگا۔ یعنی دو وقت کے کھانا کے برابر۔ پھر فدیہ اس پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ ورنہ غیر مستطیع کے لئے ندامت، توبہ، استغفار، دعا ذکرِ الٰہی اور خدمتِ دین کا استلزام کفایت کریگا معذوروں کے اس طبقہ میں مسافر بیمار نیز بوڑھا اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت شامل ہے۔ مسافر کے روزہ کا ذکر الگ کیا جائے گا۔ یہاں بیمار اور دوسرے معذوروں کا ذکر ہے جنہیں حاملہ مرضعہ، حائضہ شامل ہیں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورت کو جسے خرابی صحت کا اندیشہ ہو اور وہ دودھ پلانے والی عورت کو جسکے بچے کی صحت بگڑنے کا احتمال ہو روزوں سے رخصت دی ہے۔

(ابن ماجہ)

جسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ رمضان کے بعد روزے پورے کر لیں۔ اور اگر طاقت ہو تو فدیہ بھی دینا چاہیئے جو اس بات کا کفارہ ہوگا کہ رمضان کے برکتوں والے مہینے میں وہ روزہ کی عبادت بجالانے سے محروم رہے اور اگر فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہیں تو روزے کافی ہیں۔ اگر کسی عورت کو ایسی حالت پیش آتی رہتی ہے کہ ایک وقت میں مرضعہ ہے اور دوسرے وقت میں حاملہ تو روزہ معاف ہے۔ اور صرف فدیہ کافی ہے۔ اسی طرح شیخ فانی اور دائم المریض کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ جسکے آئندہ روزہ رکھنے کا امکان صحت کے لحاظ سے کوئی نہیں تو وہ صرف فدیہ ہی ادا کر دے۔ حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) سے سوال ہوا کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی روزہ رکھے یا نہ آپ نے فرمایا۔ روزہ نہ رکھے

(فتاویٰ احمدیہ ص ۱۷۵)

ایک دوست نے حضرت صاحب سے ذیابیطس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا اسکے جواب میں آپ نے فرمایا بیماری میں روزہ جائز نہیں۔ اور ذیابیطس میں تو بہت ہی مضر ہے۔

الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء

دائمی مریض اور مسافر کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ "جن بیماروں اور مسافروں کو اُمید نہیں کہ کبھی روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے. مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی۔ اور سال پھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا ان جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی۔

(فتاویٰ احمدیہ ص ۱۸۳)

حائضہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم حیض کے باعث روزے چھوڑتی تھیں تو ہمیں بعد میں وہ روزے پورے کرنے کا ارشاد ہوتا تھا۔ (ابن ماجہ)

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ روزہ نہیں سکتی۔ بیمار آدمی کے متعلق قرآن کریم کی واضح ہدایت موجود ہے کہ وہ رمضان کے علاوہ دوسرے ایام میں جب صحت بحال ہو روزے رکھے۔ پس جب حائضہ حیض سے پاک ہو جائے۔ نفاس والی کے دن ختم ہو جائیں۔ حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے یا دودھ پلانے والی دودھ پلانا بند کر دے اس حالت میں ان لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی۔ اور یہ روزے انہیں رکھنے ہوں گے۔ اس سلسلے میں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ افراط یا تفریط کا شکار ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ تو بغیر کسی بیماری یا عذر شرعی کے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور کئی لوگ ہر بیمار بوڑھے بچے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ روزہ رکھیں۔ یہ دونوں راہیں درست نہیں۔ ایک تو احکام میں جبر نہیں۔ دوسرے اسکی رخصتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض احکام میں بعض شرائط مقرر کر دی ہیں۔ رمضان کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ اگر انسان مریض ہو خواہ اسے مرض لاحق ہو چکا ہو یا ایسی حالت میں ہو جسمیں روزہ رکھنا اسے یقینی طور پر بیمار کر دے یا بیماری میں اضافہ کا موجب ہو جیسے حاملہ ہے یا دودھ پلانے والی عورت ہے۔ یا ایسا بوڑھا شخص جسکے اعضاء میں انحطاط شروع ہو چکا ہے۔ اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ افراط و تفریط سے بچنا چاہیئے۔ نہ تو معمولی عذر اور کمزوری اور ضعف ہو جانے کے بہانے سے روزہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور نہ ہی واقعی مجبوری اور حقیقی عذر میں روزہ رکھنا چاہیئے۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں روزہ کے بارے میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے۔ اور جہاں اسکے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہیئے کہ جان تک چلی جائے۔ اور نہ اتنی نرمی اختیار کرنی چاہیئے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے۔ حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جب تک پیچش نہ ہو۔ انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو بے شک چھوڑ دے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں صرف اُس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جسمیں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے۔ (بقرہ ص ۳۸۶)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس سلسلہ میں نہایت زریں ارشاد فرمایا ہے۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اسکے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ ایمان لانے والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اسکے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اسکے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــــ نون۔سین

عراق کیلئے نئی شرائط

امریکہ اور برطانیہ نے کہا ہے کہ عراق کو اس بات کی یقینی طور پر پابندی کرنی چاہیئے کہ وہ نگرانی میں اپنے کیمیکل ہتھیاروں کو تباہ کرے اور اس بات کا معاہدہ کرے کہ مستقبل میں اپنے تیل کی آمد میں سے کویت کی تباہی کے تاوان کے طور پر کچھ رقم ادا کرتا رہے۔ یہ باتیں، انہوں نے کہا ہے، اسلئے ضروری ہیں کہ خلیج فارس میں امن کا قیام ہو سکے۔ یہ دو شرائط اس لمبی فہرست کا حصہ ہیں جو امریکی اور برطانوی راہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر دو گھنٹے کی گفتگو کے بعد حاضرین کو بتائی۔ بش اور اینٹی عراق اتحاد کے لیڈروں نے چار دن تک گفت و شنید کر کے یہ فہرست تیار کی تھی۔ اب تک جتنے بیان ان دونوں رہنماؤں کی طرف سے دئیے گئے ہیں ان میں سے یہ بیان سب سے زیادہ مفصل اور شرائط کے مطابق سب سے زیادہ واضح ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقتصادی پابندیوں کو ہٹانے کے لئے ان شرائط کا قبول کیا جانا اور ان پر عمل درآمد لازم ہے۔ اور جو علاقہ اتحادیوں کے ہاتھ لگا تھا اسکی مکمل واپسی کے ساتھ بھی یہ شرائط منسلک ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے نمائندے ان شرائط کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے سامنے ایک ریزولیوشن کی صورت میں پیش کریں گے۔ اور شاید چند دنوں میں سیکورٹی کونسل اس ریزولیوشن پر بحث شروع کر دے گی۔ جان میجر وزیر اعظم برطانیہ نے کہا کہ بہت سی باتیں کی جانے والی ہیں مثلاً کیمیاوی ہتھیاروں کی تباہی کی ہم نگرانی کریں گے۔ اور عراق کو اس بات کا بھی اعلان کرنا پڑے گا کہ وہ کویت کی آزاد حکومت کو مکمل طور پر ایک مستقل حکومت تسلیم کرتا ہے۔ اور اپنی آمد کا ایک حصہ کویت کی تعمیر نو پر خرچ کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ جان میجر کے اس بیان کے بعد صدر بش نے کہا کہ وہ ان باتوں کی حمایت کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ عراق کو اس بات کا بھی پابند کیا جائے گا۔ کہ عالمی امن فوج کو متعین کیا جائے تاکہ کویت پر دوبارہ حملہ کا امکان نہ رہے۔ امریکی کی انتظامیہ کے ایک کارکن نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کے سفیروں نے اس فہرست کی تائید کی تھی۔ اور اتحادیوں کے دیگر ارکان اور سیکورٹی کونسل کو بھی اس بات پر آمادہ کر لیا تھا۔ اس فہرست میں خلیج کی مختلف ریاستوں کی ضروریات کیمطابق امور پیش کئے گئے ہیں۔ صدر بش نے اس پریس کانفرنس کے موقع پر عراق کے صدر صدام کو ایک دفعہ پھر متنبہ کیا کہ وہ ملک میں بغاوت کو فرو کرنے کے لئے جنگی ہوائی جہاز ہرگز استعمال نہ کریں۔ اور انہوں نے کہا کہ باغیوں کی امداد ہمارے لئے اپنے مقاصد سے آگے بڑھنے والی بات ہو گی لیکن عراق کو ان تمام معاہدات کی پابندی کرنی چاہیئے جو گذشتہ ایام میں کئے گئے ہیں۔ صدر بش سے یہ پوچھا گیا کہ اگر صدر صدام ان شرائط کی پابندی نہ کریں تو کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اپنی فوجوں کو بغداد بھیجا جائے۔ ہم مزید جنگ کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا کچھ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے۔

بنگلہ دیش میں انتخابات

گذشتہ روز بنگلہ دیش کی بی۔این۔پی یعنی بنگلہ دیش نیشلسٹ پارٹی کی سربراہ بیگم خالدہ ضیاء بنگلہ دیش کی پہلی خاتون وزیر اعظم بنیں۔ اسی روز آپ نے وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھایا۔ آپ سے حلف ایکٹنگ پریذیڈنٹ شہاب الدین احمد نے ایک سادہ سی تقریب میں پریذیڈنٹ ہاؤس میں لیا۔ آپ کے ساتھ کونسل آف منسٹرز کے ۳۱ اراکین نے بھی اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ بیگم ضیاء کی عمر اس وقت ۴۶ سال ہے۔ اور آپ اپنے ملک کی ۹ ویں وزیر اعظم ہیں۔ آپ کی نیشلسٹ پارٹی نے ۲۷ فروری کے انتخابات میں ۳۰۰ نشستوں میں سے پارلیمنٹ کی ۱۳۹ نشستیں جیتیں۔ یہ انتخابات گذشتہ دسمبر میں سابق صدر حسین محمد ارشاد کو معزول کئے جانے کے بعد کروائے گئے اس وقت سابق صدر گھر میں نظر بند ہیں۔

اس موقعے پر بیگم خالدہ ضیاء نے اپنی قوم سے یہ وعدہ کیا کہ وہ نہایت صاف ستھری حکومت پیش کریں گی اور ایسے ملک میں جہاں کہ اقتصادیات کو گھن لگ چکا ہے۔ بہتر طریق پر اقتصادی پالیسیاں رائج کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ اسی ملک میں ایک اچھی حکومت کی تشکیل ممکنات میں سے ہے۔ یہ بات آپ نے اپنی قوم تک اپنے صحافیوں کے ذریعے پہنچائی۔ آپ نے صحافیوں سے کہا کہ کرنے کی بات یہ ہے کہ حکومت کا احتساب ہوتا رہے اور حکومت احتساب کے لئے اپنے آپ کو اپنے لوگوں کے سامنے پیش کرتی رہے۔ اگر ایسا کیا جا سکے تو بددیانتی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ آپ یہ بات کہتے ہوئے سابق صدر ارشاد کی ۹ سالہ حکومت کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ اپنے ملک میں تو آپ پہلی خاتون وزیر اعظم ہیں لیکن ساری اسلامی دنیا میں آپ کا دوسرا نمبر ہے کیونکہ آپ سے پہلے پاکستان میں محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم رہ چکی ہیں۔ انتخابات کے بعد کچھ تھوڑا سا یوں لگتا تھا کہ حالات گڈمڈ ہو گئے تھے۔ چنانچہ خالدہ ضیاء کی تقرری سے مطلع صاف ہو گیا ہے۔

جہاں تک ایک خاتون کے وزیر اعظم ہونے کا سوال ہے۔ دینی مدارس اپنی جگہ پر سوچتے اور فیصلے کرتے رہیں لیکن اگر ایک ملک کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ ان کی سیاسی سربراہ جو ایک خاتون ہے ان کی سربراہ مملکت بنے تو کوئی دستور ایسا ہونے سے اس خاتون کو روک نہیں سکتا۔ جب تک کہ دستور میں کوئی ایسی شق شامل نہ کر دی جائے کہ کسی خاتون کو وزیر اعظم نہیں بنایا جائے گا۔

خالدہ ضیاء کے وزیر اعظم بننے پر بنگلہ دیش میں یوں بھی کسی تنازعے کا امکان نہیں ہے کہ دو بڑی پارٹیاں جن میں سے کسی ایک کی سربراہ کے وزیر اعظم کے بننے کے امکانات تھے۔ ان کی سربراہ خواتین ہیں۔ ایک کی خالدہ ضیاء اور دوسری کی حسینہ واجد۔ خالدہ ضیاء وزیر اعظم نہ بنتیں تو بیگم حسینہ واجد وزیر اعظم ہوتی۔ وہاں کوئی پارٹی اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ ان دونوں پارٹیوں کو چیلنج کر کے آگے آئے اور ان کی سربراہی کو نامنظور کرنے کی بات پیش کرے۔

ایوانِ بالا اور پریس

یوں تو ایوان بالا (سینٹ) کی کارروائی ہمیشہ بڑی باوقار ہوتی ہے۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ پریس گیلری میں سے کوئی شخص احتجاج کے طور پر ایوان کو چھوڑ کر چلا گیا ہو۔ لیکن گذشتہ روز کراچی میں ہیرلڈ اور بی۔بی۔سی کے نمائندہ صحافی ظفر عباس اور اسکے خاندان کے بعض دیگر افراد کو مارا پیٹا گیا تو اس غیر متوقع واقعہ پر سینٹ میں موجود تمام صحافیوں نے احتجاجاً واک آؤٹ کر دیا۔ جب گیلری بالکل خالی ہو گئی تو ایک سینیٹر نے چیئرمین کی توجہ اس بات کی طرف دلائی اور کہا کہ ظفر عباس کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے وہ پریس کی آزادی کے منافی ہے۔ اور اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ بھرپور ایکشن لیا جائے۔ اسی طرح ایک اور سینیٹر نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا اس واقعہ سے پاکستان کو اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان بدنام کیا گیا ہے۔ جب یہ تقریریں ہو رہی تھیں تو پریس لاؤنج میں بھی انکی آواز سنائی دی۔ وہ صحافی جو احتجاجاً وہاں سے چلے گئے تھے نے یہ ساری تقریریں غور سے سنیں۔ ایک سینیٹر نے چیئرمین سے اس بات کی اپیل کی کہ کچھ ممبران سینیٹ صحافیوں کو منا کر واپس لانے کی کوشش کریں خیال تو یہ تھا کہ یہ ساری باتیں سننے کے بعد صحافی از خود واپس آجائیں گے۔ لیکن جب ایسا نہ ہوا تو بعض ممبروں نے جا کر انہیں اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ظفر عباس کے واقعہ کی پوری تحقیقات کی جائے گی اور جو افراد اسکے ذمہ دار پائے گئے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی تو صحافیوں نے اپنا بائیکاٹ ختم کر دیا اور وہ واپس پریس گیلری میں آ گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط باتوں نے اس قدر رواج پکڑ لیا ہے کہ طبقے انہیں اب ضروری خیال کرنے لگے ہیں۔ مثلاً اخبارات کے خلاف احتجاج کی یہ صورت کہ اخبارات اٹھالی جائیں اور فروخت نہ ہونے دی جائیں۔ جب کہ ہمارے قارئین کو علم ہے کہ کچھ عرصہ قبل ہفتہ وار لاہور ایک لمبے عرصے تک اٹھایا جاتا رہا تھا۔ حالانکہ ایسا کرنے سے قارئین پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ اسی طرح بائیکاٹ کا جو طریق ہے وہ بھی منطقی طور پر قابل فخر نہیں ہے۔ اپنا کام جاری رکھنا چاہیئے اور کام کے جاری رکھتے ہوئے بات منوانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنا زیادہ باوقار ہے بہ نسبت اسکے کہ لوگ روٹھ کر کام کرنا چھوڑ دیں۔ بہرحال موجودہ دور میں ایسی باتیں چل نکلی ہیں اور لوگ انہیں بہت غلط بھی نہیں سمجھتے۔

علی عبداللہ صالح

یمن کے صدر علی عبداللہ صالح نے گذشتہ ہفتے کے روز الزام لگایا کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل دوغلی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اور اس طرح عراق کی خود مختاری پر زد پڑی ہے اگرچہ علی عبداللہ صالح نے خاص طور پر تو اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ خلیج کی جنگ کے نتیجے میں امریکہ نے عراق کا ۱/۵ اپنے قبضے میں کر رکھا

باقی صـ۶ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد

"مجھے آپکی تلاش ہے"

اس ہفتہ اخبار الفضل کا جو پیکٹ بذریعہ ہوائی ڈاک ملا۔ اس میں مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۹۰ء کا ایشو بھی تھا۔ شروع سے پڑھتے پڑھتے حسب دستور شوق اور خاص لگن سے جب صفحہ ۵ پر پہنچا تو عنوان دیکھا "نورالدین" اور اس کے اوپر ایک کونہ میں سہ ماہی۔ توجہ سے پڑھنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ جرمنی کے خدام نے ایک سہ ماہی رسالہ 'نورالدین' کے مبارک نام سے جسے خصوصی طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے تجویز فرمایا ہے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ پڑھتے پڑھتے تبصرہ جب کالم ۲ کے نصف میں پہنچا تو یہ الفاظ پڑھے حضرت فضل عمر کا ایک نہایت معروف اعلان بلکہ میرے خیال میں یہ اعلان ایک اہم اعلان تھا اور نوجوانوں اور ہم جیسے نالائقوں کی تربیت کے لئے ایک ضروری راہ نما دستور بھی تھا جس کا عنوان خود حضرت فضل عمر نے ہی "مجھے آپ کی تلاش ہے" تحریر فرمایا تھا اس حصہ کو پڑھ کر خاکسار کو ایک واقعہ یاد آگیا۔ اگرچہ یہ واقعہ ہے تو خاکسار کی ادنیٰ ہستی سے تعلق رکھنے والا۔ لیکن دلچسپ بھی ہے اور مؤثر بھی ہے۔

جب یہ اعلان "مجھے آپ کی تلاش ہے" الفضل میں جو کھٹہ میں شائع ہوا تھا خاکسار ان دنوں تنزانیہ کے مشہور شہر ٹبورا (TABORA) میں تھا۔ اس اعلان کو پڑھ کر جس میں کئی شقیں تھیں۔ یاد پڑتا ہے اور خوب یاد ہے۔ ایک شق یہ بھی تھی کہ کیا آپ اپنے گھر کے سامنے کی سڑک پر جھاڑو دے سکتے ہیں بڑی توجہ سے یوں تو سارا اعلان پڑھا اور ساری شقیں ہی اسی قسم کی تھیں۔ ملتی جلتی تھیں جن کا مقصد یہ تھا کہ ان کی تعمیل کر کے مصنوعی وقار کی عمارت کو ختم کیا جائے۔ اور حقیقی عملی زندگی اور بلا تکلف زندگی کے اطوار کو اپنایا جائے۔ اور کسی کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے سے شرمایا نہ جائے اور نہ حقیر سمجھا جائے۔

خاکسار نے حضرت فضل عمر کے اس اعلان کو پڑھ کر ایک شق جس کا اوپر ذکر کیا ہے اس پر عمل کرنے کا ارادہ کیا۔ خاکسار کا قیام ان دنوں اس مکان میں تھا جو گونگولی سٹریٹ میں ٹبورا میں خاکسار نے اکٹھے دو مکان FREE HOLD زمین پر تعمیر کروائے تھے۔ یہ دونوں مکان شہر میں بہت اچھے مکان سمجھے جاتے تھے۔ ایک میں خاکسار کی رہائش تھی۔ اور دوسرے مکان میں جو ساتھ ہی تھا اس میں مسٹر حسن علی لاہاسماء کی رہائش تھی جو ٹبورا کی اسماعیلیہ جماعت کے صدر تھے۔ خاکسار کا ان سے دوستانہ تعلق بھی تھا۔ ہمسایہ ہونے کی وجہ سے مزید خوشگوار تعلقات بھی تھے حضرت فضل عمر کے اعلان "مجھے آپ کی تلاش ہے" کی شق گھر کے سامنے جھاڑو دینے والی گدگدانے لگی۔ اور آخر اس پر عمل کرنے کا پختہ فیصلہ کر لیا چنانچہ لگاتار روزانہ چند دن گھر سے پہلے صبح کی نماز کے لئے نئی تعمیر شدہ بیت الذکر جاتا جو تین فرلانگ کے فاصلہ پر تھی۔ واپس آکر حسب دستور تلاوت قرآن مجید کرتا اور اس کے بعد جھاڑو لے کر گھر سے باہر آکر سڑک کو جھاڑو سے صاف کرنا شروع کر دیتا۔ ٹبورا کا موسم نسبتاً گرم ہے ہمسایہ مسٹر حسن علی اپنے کام پر چلا جاتا۔ اور ان کی بیگم کا دستور تھا کہ وہ سڑک پر کھلنے والے دروازہ کے باہر "تھڑے" پر آکر صبح کی ہوا خوری کے لئے آکر بیٹھ جاتیں۔ ان کے باہر آنے سے پہلے خاکسار جاروب کشی کا فریضہ ادا کرنا شروع کر دیتا۔ کئی دن جب اس محترمہ خاتون نے یہ نظارہ دیکھا تو پریشان بھی ہوئیں۔ آخر ایک دن اپنے خاوند کو یہ سارا نظارہ بیان کر کے کہا کہ "شیخ صاحب پاگل ہو گئے ہیں دماغ پھر گیا ہے"۔ مسٹر حسن علی نے اپنی بیگم کی بات سن کر کہا نہیں نہیں۔ اچھے بھلے ہیں۔ ہماری کئی دفعہ ان سے ملاقات ہوتی ہے۔ اور بعض مجالس میں شامل ہوتے ہیں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"۔ محترمہ بیگم صاحبہ نے اپنے خاوند کو سارا واقعہ سنایا کہ شیخ صاحب روزانہ صبح سڑک پر آجاتے ہیں اور جھاڑو دیتے ہیں مسٹر حسن علی بھی حیران اور پریشان ہوئے

آخر ایک دن مجھ سے پوچھ ہی لیا۔ میرا بڑا احترام کرتے تھے مسٹر حسن علی کہنے لگے شیخ صاحب بیگم یوں بیان کرتی ہے۔ کیا سچ ہے آپ سڑک پر جھاڑو دیتے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ بالکل سچ کہتی ہیں۔ ان کا بیان سو فیصد درست ہے لیکن خدا کے فضل سے صحیح الدماغ ہوں۔ پھر آپ یہ کیوں کرتے ہیں۔ آپ تو ایک جماعت کے یہاں لیڈر ہیں۔ بزرگ ہیں۔ سارا شہر اور ملک اور حکومت کے اعلیٰ افسر آپ کا احترام کرتے ہیں یہ آپ نے کیا مشغلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان کی ساری بات جو بہت خیر خواہی اور فکر مندی سے انہوں نے مجھ سے کی۔ سن کر کہا۔ مسٹر حسن علی! ٹھہریں خاکسار مکان کے اندر گیا۔ اخبار الفضل اٹھا کر لایا اور حضرت فضل عمر کا اعلان "مجھے آپ کی تلاش ہے" پڑھ کر سنایا جس میں یہ شق بھی تھی جس پر خاکسار عمل کر رہا تھا۔ سارا اعلان سن کر حیران بھی ہوا۔ مگر کہنے لگا۔ شیخ صاحب آپ کے امام ہزاروں میل دور بیٹھے ہیں وہ کیا آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ اگر آپ کام نہ کرتے تو کیا وہ آپ سے ناراض ہو جاتے۔ یا ان کو یہ علم ہوتا کہ آپ نہیں کر رہے۔ آپ نے پڑھ لیا تھا۔ پھر اس کے مطابق جھاڑو دینے کی کیا ضرورت تھی۔ خاکسار نے اسے کہا کہ پھر امام کی فرماں برداری کا کیسے ثبوت ملتا۔ فرماں برداری کا تو مزا تب ہی ہے کہ امام دیکھ بھی نہ رہا ہو۔ اسے علم بھی نہ ہو اور پھر اس کے راہنما اصولوں کو اپنایا جائے عمل کیا جائے اور فرمانبرداری کی جائے قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے۔ غیب کی حالت میں بھی خدا سے ڈرتے رہو۔ امام سے دور رہتے ہوئے ان کی عدم موجودگی میں امام کی اطاعت کرنے ہی سے تو قوم کو کامیابی ہوتی ہے۔ مسٹر حسن علی میری اس ساری گفتگو کو سن کر اور کیفیت کو دیکھ کر جو اس وقت خاکسار پر طاری تھی بے اختیار ہو کر کہنے لگے "ایسی جماعت جو اپنے امام کی ایسی مخلصانہ فرماں برداری کا دم بھرتی ہے کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کوئی اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے"۔ آپ کا امام کیسا مبارک وجود ہے اور اس کی جماعت کیسی مبارک جماعت ہے جو اس روش پر قائم ہے۔ جن کی تقریر و تحریر میں ایسی تاثیر ہے۔ مجھے یہ واقعہ ہمیشہ یاد رہا۔ بڑا لطف اٹھایا اور اعلان مذکورہ بالا کی دوسری شقوں کا جو "آپ کی تلاش ہے" میں مذکور ہیں، پر بھی کئی دفعہ عمل کرنے کا موقع ملا۔ لیکن اس وقت الفضل کا مضمون "نورالدین" پر مشتمل پڑھ کر فوری طور پر دل چاہا اور چند سطریں قلم برداشتہ لکھی ہیں۔ بالآخر یہ عاجز عمر کے ایسے حصہ میں ہے جو کمزوری کی طرف دن بدن کھنچ رہا ہے۔ عزیزوں سے محبتوں سے درخواست ہے دعا کریں انجام بخیر ہو اور ہمیشہ سچی محبت فدائیت اور اطاعت کا جوہر اپنے امامِ وقت سے نصیب رہے۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

ہے لیکن صاف طور پر انکا مطلب یہی تھا کہ سیکورٹی کونسل کے فیصلوں کے نتیجے میں امریکہ کو ایسے مواقع مل گئے ہیں کہ وہ عراق کے بعض حصوں پر قبضہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کویت کی آزادی اور علاقائی سلامتی کی پُرجوش تائید کرتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے ہیں کہ عراق کے ساتھ دوغلی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سیکورٹی کونسل کے پانچ مستقل اراکین کی اس امر کی طرف توجہ مبذول کرائی اور ان سے اپیل کی کہ وہ ایسا کرنے سے احتراز کریں ۶ ہفتوں کی جنگ کے بعد کویت سے عراقی فوج کو تو نکال دیا گیا لیکن امریکہ نے عراق کے بعض حصوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ان چھ ہفتوں میں عرب اور مسلمان جن سختیوں کو برداشت کرنے پر مجبور ہوئے ویسی سختی اور تشدد انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا عبداللہ صالح نے اپنی تقریر میں ان سختیوں اور تشدد کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا۔

واقفین نو کی تربیت

بفضل اللہ تعالیٰ وقفِ نو کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مخلص احمدی اپنے بچے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ ابھی سے ان بچوں کی تربیت کے لئے خاص توجہ دی جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ نے اپنے ایک خطاب میں تربیتِ اولاد کے کچھ رہنما اصول بیان فرمائے ہیں۔ احباب کے استفادے کے لئے اُن کا ایک حصّہ پیش کیا جاتا ہے:۔

۱۔ "پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے، وہ ماں باپ کے اُن خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے اُن کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے پس چاہیئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں"۔

۲۔ "بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں (بخاری و مسلم) اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اُسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اُسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور اُنکی باتیں سُن کر وہی بنتا ہے جو اسکے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اُسے اچھی باتیں نہ سکھائیں تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کریگا۔" (منہاج ۔۔۔ صفحہ ۵۳، ۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

شخص جسکا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور جو وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔

ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸

تاہم جو شخص حقیقی بیمار ہے اس کے لئے روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ اور اگر وہ روزہ رکھتا ہے تو حکم الٰہی کی نافرمانی کرتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔"

(فتاویٰ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ صفحہ ۱۳۲ صفحہ ۱۳۳)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مزدور اور محنتی کے بارے میں بھی سوال ہوا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشت کاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثلاً تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ (اور ایسے مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ حضرتِ اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے فرمایا:

"انما الاعمال بالنیات"

یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ طہارت میں اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یسر ہو رکھ لے۔

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

امتحان میں طالب علم کے روزہ کے بارہ میں الفضل میں حسبِ ذیل فتویٰ شائع ہوا۔

اس طرح وہ بچے بھی بیمار کی مد میں ہیں جن کے اجسام نشوونما پا رہے ہوں یا جو کمزور صحت کے ساتھ امتحان کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے۔ کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں۔ کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس سے کیا فائدہ کہ ایک بار روزہ رکھ لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

الفضل جلد ۱۸ صفحہ ۳۰، ۳۱

بچوں کے روزہ رکھوانے کے بارے میں بھی بعض لوگ افراط و تفریط کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ بچہ اور بوڑھا بھی معذور کے حکم میں ہیں۔ البتہ بچوں کے دل میں رمضان کی عظمت اور احترام پیدا کرنے کے لئے روزہ کی عبادت کے لطف سے روشناس کرانے کے لئے نیز بچپن سے روزہ کی عادت ڈالنے اور ان کی تربیت کے لئے کبھی روزہ رکھوایا جائے تو حرج نہیں۔

امام بخاری رح نے اپنی صحیح میں بچوں کے روزہ کا الگ عنوان قائم کیا ہے اور اس میں حضرت عمر رض کا یہ قول درج کیا ہے جو انہوں نے شراب سے ایک بدمست کو فرمایا تھا۔ تیرا برا ہو ہمارے بچے روزے سے ہیں اور تو شراب پیتا ہے۔" چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔

رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ (دسویں محرم) کے روزہ کے بارے میں روایت کرتے ہوئے حضرت ربیع بنت معوذ بیان فرماتی ہیں کہ ہم یہ روزہ رکھتے تھے اور بچوں سے بھی رکھواتے تھے اور انکو بہلانے اور کھیل کود میں مصروف رکھنے کے لئے روئی کا ایک کھلونا (گیند یا کھدو) بنا کر دیتے تھے اور جب کوئی کھانے کے لئے روتا تھا تو اسے وہ کھلونا دے دیتے تھے۔ اور اس طرح افطار کے وقت تک ان کو بہلا رکھتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم)

اس روایت میں جس سختی کا ذکر ہے اوّل تو وہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے کی ہے دوسرے شروع میں سارے سال میں ایک دن میں یہ روزہ ہوتا تھا۔ جو نسبتاً بڑی عمر کے کھلنڈرے بچوں کو بھی رکھوا لیتے تھے۔ گویا ایسا ایک آدھ روزہ رکھوانے میں حرج نہیں۔ زیادہ روزے رکھوانے میں حرج ہے۔ جس سے صرف بچے کی صحت متاثر ہوتی ہے۔"

آپ کا خط ملا

مکرمہ آمنہ مبشر صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

محترم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل

آپ کی چٹھی محررہ ۹۱-۲-۲۴ ملی۔ میں ان دنوں سرگودھا گئی ہوئی تھی منیر نے فون پر مجھے بتایا تھا۔ واپس آ کر پڑھی تو مجھے ہنسی آ گئی کہ آپ نے مجھے اتنی علامہ کیسے سمجھ لیا۔ کہ اتنا مشکل تاریخی مضمون لکھ لوں گی۔ مجھے تو صرف اپنے محترم اساتذہ اور مشہور مربیوں کے نام ہی یاد ہیں اور کچھ نہیں۔

میرے استادوں میں جن سے میں نے تعلیم حاصل کی اور ایک سال کچھ ماہ اوپر مدرسۃ الخواتین میں پڑھا تھا کیونکہ ابتدا میں عمر کے لحاظ سے اور تعلیمی استعداد کے لحاظ سے داخلہ نہیں ملا تھا ۱۹۲۷ء کے اخیر میں حضرت فضل عمر نے میرا انٹرویو لیا اور گردانیں وغیرہ سُن کر ازراہ شفقت مجھے داخل کر لیا۔ اس وقت حضرت مولوی شیر علی صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ، مولوی غلام نبی صاحب مصری۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری، مولوی محمد جی صاحب سکول میں پڑھاتے تھے۔ ان کے علاوہ کسی کسی دن حضرت فضلِ عمر قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ مگر میری تعلیم سکول میں مکمل نہیں ہوئی تھی کہ یہ کلاس ۱۹۳۹ء میں ختم ہو گئی اس کے بعد ابا جان نے میرے لئے گھر پر پڑھائی کا انتظام کیا۔ اور قریباً ایک سال حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب۔ مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی۔ مولانا محمد یار عارف تینوں منطق اور دوسرے مضامین حدیث۔ فقہ۔ صرف نحو گھر آ کر پڑھایا کرتے تھے اور اس بات کو ہی میں اپنے لئے بڑا شرف اور خدا کے فضل سے باعث فخر سمجھتی ہوں حضرت سید زین العابدین سے بچپن میں ان کے گھر جا کر پڑھتی تھی اور مولوی ارجمند خان سے بھی جو ہمارے ہمسایہ تھے اور پھر مولوی کا امتحان دیا تھا پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن لی تھی اور بس۔

اس تمہید کے بعد کہ میں نے ان بزرگ اور سلسلہ کے چوٹی کے علماء سے تعلیم تو حاصل کی ہے مگر خود تو ان کے خاکِ پا کے برابر بھی نہیں۔

میں خیال کرتی ہوں کہ شائد آپ نے میرا امتحان لینے کے لئے میرے ذمہ یہ مضمون لگایا ہے۔ لیکن اب تو اتنا طویل عرصہ گذرنے کے بعد اور عمر کے تقاضہ کے باعث بھی کچھ یادداشتیں ختم ہو گئی ہیں۔ ورنہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے .... خصوصاً عربی کے مجھے اکثر زبانی یاد تھے اور کچھ اب بھی ہیں۔ پہلے مضامین وغیرہ لکھ لیا کرتی تھی اور حوالوں کی مبشر صاحب مدد کر دیا کرتے تھے مگر اب انکی یادداشت اتنی نہیں کہ حوالے مہیا کر دیں۔ اس لئے بہت شکریہ کے ساتھ کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا اور مضمون لکھنے کو کہا، معذرت پیش کرتی ہوں۔

دوسری بات یہ کہ میں نے عدم علم کی وجہ سے آپ کی طرف شکوہ کا خط لکھ دیا کہ آپ نے میری چٹھی شائع نہیں کی اس کے لئے بھی میں معذرت خواہ ہوں۔

اصل میں میجر منظور احمد نے اپنے مضمون میں بعض الفاظ کو غلط فہمی کی وجہ سے غلط کر دیا تھا میری نظر سے گذرا تو تصیح کا خیال آ گیا۔ ایک تو طلباء اور دوسرا خُلوا کو صحیح قرار دیا مجھے پتہ تھا کہ غلط ہیں مگر میں نے پھر بھی لغت میں دیکھا اور لکھا تھا۔ اب پھر تیسری بار آپ کی سمع خراشی کی معافی چاہتی ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۵۱ میں ظہیرہ بیگم زوجہ شیخ طارق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۰ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰،۰۰۰ روپے (۲) سلائی مشین -/۶۰۰ روپے (۳) زیورات طلائی ۱۰ تولہ مالیتی -/۳۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ظہیرہ بیگم زوجہ شیخ طارق احمد صاحب ۸/۱۰ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد ولد بشیر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ تین نکاتی ایجنڈے میں پی ڈی اے کے مطالبات یہ ہیں سینٹ کے الیکشن کے موقع پر واقعات کی تحقیقات کے لئے مشترکہ کمیشن بنایا جائے۔ جن اراکین پر کیس ہیں ان کو اسمبلیوں میں آنے کا موقع دیا جائے اور کسی ضمنی الیکشن کی صورت میں پی ڈی اے کو ایک سیٹ دلوائی جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی اے کی طرف سے قومی اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کرنے کے بارے میں مذاکرات کے پہلے روز حکومتی ٹیم کا رویہ مثبت تھا۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کی نئی انتظامی تقسیم کرنے والوں کی یہ بھول ہے کہ اس طرح ہمیں شکست دے دیں گے۔

○ سردار عبد القیوم نے آزاد کشمیر کے الیکشن دو سال تک ملتوی کرنے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ انتخابات کے ذریعے حکومت سازی کرنے کی بجائے ایک کولیشن کونسل بنائی جائے جو آزادئ کشمیر کے لئے کام کرے۔

○ وزارت امورِ کشمیر نے آزاد کشمیر میں ارکان اسمبلی کی بدعنوانیوں سے متعلق رپورٹ تیار کر لی ہے۔

○ وزیر اعظم ممتاز راٹھور نے آزاد کشمیر کے چیف الیکشن کمشنر کو ہدایت کر دی ہے کہ مقررہ وقت پر منصفانہ انتخابات کروا دیئے جائیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بات چیت کامیاب ہو جائے گی۔

○ وڈیو کے قانون کی تشکیل کے لئے کاپی رائٹ ایکٹ میں ترمیم کر دی گئی ہے اب وڈیو کا ناجائز کاروبار کرنے والے کو ۳ سال قید اور ایک لاکھ روپیہ جرمانہ کی سزا ملے گی۔

○ اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا وارثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد بصورتِ وفات موصی کا ترکہ شمار ہو گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کو اپنی تاریخ کے بدترین اقتصادی بحران کا سامنا ہے۔ تین ارب روپے کے بیرونی قرضے پر اس سال سود کی ادائیگی بھی مشکل ہو گئی ہے۔ قرض دینے والے ادارے پریشان ہو گئے ہیں۔ زرِ مبادلہ کے ذخائر بہتر بنانے کے لئے حکومت نے اپنی مالی سیکیورٹیاں بھی فروخت کر دی ہیں تاہم حالات بہتر نہیں ہو رہے۔

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے اپنے ملک کی اپوزیشن پر الزام لگایا ہے کہ وہ جمہوریت کا نعرہ لگا کر آئینی ڈھانچہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

○ عراقی فوج نے باغیوں پر نیپام بموں اور فاسفورس بموں سے حملہ کیا۔ کئی شہری ہلاک و زخمی ہو گئے۔ عراقی حکومت نے ہر قسم کا اسلحہ استعمال کر کے تین شہروں کو باغیوں سے مکمل طور پر آزاد کرا لیا۔ باغیوں کی طرف سے عراقی دعووں کی تردید کی گئی ہے۔

○ کویت کی اپوزیشن نے کابینہ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ جب تک انتخابات کے انعقاد کی تاریخ اور مغربی ممالک کو دیئے جانے والے لاکھوں ڈالروں کے ٹھیکہ پر نظر ثانی نہیں کی جاتی۔ تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

○ البانیہ کے عام انتخابات میں حکمران کمیونسٹ پارٹی نے ۶۰ فیصد نشستیں حاصل کر کے واضح اکثریت حاصل کر لی ہے۔ تاہم صدر، وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور حکمران پارٹی کے کئی دیگر اہم افراد الیکشن ہار گئے ہیں۔ اپوزیشن نے حکومت پر دھاندلی کے الزامات عائد کئے ہیں۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

شہد نمبر۲۔ زین العابدین وصیت نمبر ۲۶۰۴۷ مسل نمبر ۲۷۹۵۲ میں چوہدری محمد صادق ولد چوہدری احمد علی صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال سکھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) پلاٹ برقبہ ۷ ۱/۲ مرلہ واقع شاہدرہ لاہور مالیتی ۷۵۰۰۰/- روپے (۲) زمین زرعی ۲ ۱/۴ ایکڑ واقع گھٹیالیاں مالیتی ۴۵۰۰۰/- روپے۔ (۳) رہائشی مکان کا ۱/۲ حصہ واقع گھٹیالیاں مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۴۳/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور جو بھی آمد سالانہ آمد از جائیداد بالا ہو گی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد صادق E-47 فریکہل نزد سول ہسپتال سکھر۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبارک احمد ناصر مربی سلسلہ سکھر۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اشرف ریلوے کوارٹر 197C نیو نیپڈ سکھر۔

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳ ۱/۲ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کیلئے

حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان
کا ماہانہ پروگرام

۵ تا ۷ تاریخ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ ۱۵، ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والا ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ۔ ملتان
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

مینجر
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

سرکن دوا اپھارہ

نیز دیگر امراضِ حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، مٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار دواہ،
چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(ڈرزی ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور: پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
- کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
- ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان: رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور
کراچی
ہیڈ آفس ربوہ فون: ۷۷۱، ۶۰۶